نواں بجٹ اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس منعقدہ چہار شنبہ مورخہ ۳ جون ۱۹۹۲ء بمطابق یکم / ذی الحج ۱۴۱۲ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	نواب محمد اکبر خان بگٹی کے فرزند کے واقعہ قتل پر ایوان میں فاتحہ خوانی	۲
۳	وقفہ سوالات	۲
۴۔	تحریک التواء منجانب مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	۵
۵۔	اخراجات کے مصدقہ گوشوارے مالیت سال ۹۲۔۱۹۹۱ء اور سال ۹۳۔۱۹۹۲ء کا ایوانوں کی میز پر رکھا جانا۔	۹
۶۔	اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ برائے سال ۹۱۔۱۹۹۰ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	۱۰
۷۔	گورنر بلوچستان کا حکم Prorogation-Order	۱۰

جناب اسپیکر ــــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر ــــ ــ ــ ــ ــ ــ مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ ، نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل ــ ــ ــ ــ ــ ــ ــ جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ :- کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد درانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان مندوخیل	
۳۰	سردار میر محمد ہمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۳ جون ۱۹۹۲ء بمطابق یکم ذی الحج ۱۴۱۲ھ

بروز چار شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت دس بج کر پینتالیس منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام و علیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

۱۵۵۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ
مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ
وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ○
۱۵۶۔ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ

ترجمہ : اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے۔ خوف سے بھوک پیاس سے مال اور جان کے نقصان اور ثمرات کے زیاں سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو ان لوگوں کو جنہیں مصیبت پہنچتی ہے تو۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر۔ کل کوئٹہ شہر میں جو واقعہ ہوا ہے جس میں ہمارے بزرگ سیاستدان اور سابق وزیر اعلیٰ جناب نواب محمد اکبر خان بگٹی کے چھوٹے صاحبزادے کو قتل کیا گیا اس سلسلہ میں میری درخواست ہے کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر دعائے مغفرت مولانا صاحب فرمائیں۔

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر اب وقفہ سوالات ہے سوال نمبر ۵۱۳ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا ہے۔

X ۵۱۳ **ڈاکٹر عبدالمالک (مسٹر عبدالقہار خان نے دریافت کیا) !** (مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ) کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت نے اب تک صوبہ میں کس قدر زمین کن کن اشخاص کو الاٹ کی ہے ان کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

میر محمد اسلم بزنجو وزیر محنت صوبائی اسمبلی نے اپنے ماہ مارچ کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی تھی کہ سرکاری زمین جو مکمل قواعد و ضوابط کی پابندی کے بغیر الاٹ کی گئی ہے۔ یہ منسوخ کی جائے اس قرارداد کی روشنی میں حکومت بلوچستان نے تمام الاٹ منٹ پر نظرثانی کا فیصلہ کیا ہے' اس وقت نظرثانی کا عمل جاری ہے۔ اس لیے معزز رکن کے سوال کا کوئی حتمی جواب دینا ممکن نہیں ہے۔ اس سوال کا جواب نظرثانی کے عمل کی تکمیل کے بعد دیا جائے گا۔

مسٹر عبدالقہار خان (ضمنی سوال) جناب اسپیکر جیسا سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ مارچ سے صوبائی اسمبلی نے جو قرارداد پاس کی ہے جس میں الاٹمنٹس کو منسوخ کیا گیا ہے لیکن تاحال بھی کوئٹہ شہر میں چھوٹی چھوٹی جگہوں پر کھوکھے لگائے جاتے ہیں حالانکہ وہ لیٹرین بھی لوگوں کو الاٹ کر رہے ہیں یعنی اب بھی الاٹمنٹ شروع ہے۔ کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ یہ الاٹمنٹ کب تک جاری رہے گی؟ مجھے اس کا جواب دیا جائے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر محنت) جناب اسپیکر۔ اس سوال کا میں سمجھتا ہوں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اس محکمے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں وضاحت کردوں۔

جناب اسپیکر جی فرمائیں۔

وزیر بلدیات جناب اسپیکر۔ جس طرح قہار صاحب نے کہا۔ میرے سننے میں یہی آیا ہے ایک دو لیٹرین بھی شاپ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ جس طرح ہماری اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ الاٹمنٹ پر بین لگایا گیا ہے اور اس پر سختی سے عمل کریں۔ میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ میرے پاس چیمبر میں آجائیں اور اس کی نشان دہی کریں کہ کہاں کہاں غلط الاٹمنٹ ہوئی ہے میں ان کو منسوخ کروں گا۔

X۵۴۴ ڈاکٹر کلیم اللہ کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن کی تشہیر کردہ تحصیل داروں کی متعدد آسامیاں پبلک سروس کمیشن سے واپس لے کر محکمہ نے بغیر کسی تشہیر کے ان آسامیوں پر اپنے لوگ تعینات کر دیئے ہیں جو کہ نہ صرف خلاف ضابطہ ہے بلکہ ناانصافیوں کا بین ثبوت بھی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے نیز ان آسامیوں پر تعینات کردہ افراد کے نام، تعلیمی کوائف اور جائے سکونت کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(جواب موصول نہیں ہوا)

(نوٹ میر محمد اسلم بزنجو نے سوال نمبر ۵۴۴ کا جواب پڑھنا شروع کیا جو صرف ان کے پاس دستیاب تھا)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب اسپیکر وزیر صاحب جواب پڑھ رہے ہیں میرے خیال میں یہاں کسی کے پاس جواب موجود نہیں ہے خالی اسلم صاحب کے پاس جواب کی کاپی ہے۔ ہمیں بھی جواب کی کاپی ملنی چاہیے سارے ایوان کو معلوم ہونا چاہیے۔

میر جان محمد خان جمالی (وزیر اطلاعات) جناب اسپیکر میری تھوڑی سی عرض ہے اگر بعد میں دوبارہ سوال کیا جائے تو اس کا جواب آجائے گا۔

جناب اسپیکر میر اسلم بزنجو صاحب۔ غالباً سارے معزز اراکین کو جواب نہیں ملا ہے ایسا کرتے ہیں کہ جولائی کے فرسٹ ویک (First Week) میں اسمبلی کا اجلاس متوقع ہے اس کو اگلے اجلاس کے لیے رکھ لیتے ہیں۔

وزیر بلدیات جناب اسپیکر۔ سارے سوالات کو اگلے سیشن کے لیے چھوڑا جائے۔

جناب اسپیکر جی۔ جولائی میں اگلا اجلاس ہوگا لہٰذا اس سوال کو نیکسٹ سیشن کے لیے رکھتے ہیں؟

اگلا سوال ۵۲۳ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا ہے۔

X ۵۲۳ ڈاکٹر کلیم اللہ کیا وزیر اطلاعات و نشریات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن کی تشہیر کردہ انفارمیشن آفیسوں کی گیارہ آسامیوں کے لیے ۴۰۰ امیدواروں نے اپنی درخواستیں جمع کی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ محکمہ نے پبلک سروس کمیشن سے یہ تمام آسامیاں واپس لے لی ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز کیا یہ اقدام خلاف ضابطہ ہونے کے علاوہ مذکورہ تمام امیدواروں کے ساتھ ناانصافی اور سراسر زیادتی کے مترادف نہیں ہے تفصیل دی جائے۔

میر جان محمد خان جمالی (وزیر اطلاعات و نشریات)

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ محکمہ اطلاعات نے حاکم مجاز (Competent-Authorty) کی منظوری سے آفیسران اطلاعات کی آسامیاں واپس لی تھی۔ تاہم بعد میں یہ احکامات واپس لیے گئے اور معاملہ از سرنو پبلک سروس کمیشن کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

(ج) جزو (الف) مکمل اور جزو (ب) جزوی طور پر درست ہے جہاں تک وجوہات کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ (ا) محکمہ اطلاعات ایک مکمل تکنیکی ادارہ ہے اس کی الگ تعلیمی کوائف (Educational Qualification) ہوتی ہیں۔ پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں میں بشمول بلوچستان یونیورسٹی صحافت (Journalisam) اور ذرائع ابلاغ (Mass Communication) کے شعبے قائم کیے گئے ہیں۔ اس سے قبل صحیح تعلیمی قابلیت (Porper Qualification) نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ اطلاعات کی کارکردگی (Performance) بری طرح متاثر ہوئی ہے۔

چنانچہ محسوس کیا گیا کہ وہ امیدوار جو انفارمیشن کے تعلیمی کوائف پر پورے نہیں اترتے۔ ان کی جگہ ایسے امیدواروں کو ترجیح دی جو ان کے کوائف (Qualification) کو پورا کرتے ہیں اس سلسلے میں (Qualification) میں ضروری تبدیلی کے لیے محکمہ متعلقہ سے منظوری حاصل کی گئی ہے جہاں تک زیادتی کا سوال ہے تو گزارش یہ ہے کہ زیادتی تو ان امیدواروں کے ساتھ بھی ہوتی ہے جو جملہ کوائف تعلیم حاصل کرنے

کے باوجود ملازمت سے محروم رہتے ہیں نیز پبلک سروس کمیشن ایک امتحانی مقابلہ ہے اس میں بہتر پوزیشن حاصل کرنے والے ہی کو چنا جاتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب اسپیکر۔ پڑھا ہوا تصور کرنے کی بجائے اگر اس کو میرے خیال میں وزیر صاحب پڑھ لیں۔

وزیر اطلاعات و نشریات ٹھیک ہے اگر وہ اردو کا امتحان لینا چاہتے ہیں تو پڑھ لیتا ہوں۔ (جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (ضمنی سوال) ایک تو آپ نے لکھا ہے کہ اسے پبلک سروس کمیشن کو ریفر کیا ہے اس کیس کو میرے خیال میں اس کے لیے آپ نے کوالیفکیشن کے نئے پوائنٹس رکھے ہیں۔ جن لوگوں نے درخواستیں دی ہیں ان کو پتا نہیں کہ کس کوالیفکیشن کے لوگ درخواست دے سکتے ہیں۔ میرے خیال میں چار سو کے قریب درخواستیں ان کے پاس پڑی ہیں مطلوبہ کوالیفکیشن کا ان کو پتا نہیں۔ بہرحال میرے خیال میں آپ اس کی ڈیٹ ایکسٹینڈ (Date Extend) کردیں اور اخبارات میں اس کی باقاعدہ تشہیر بھی کرائیں تاکہ لوگوں کو پتا چلے۔

وزیر اطلاعات و نشریات جناب اسپیکر۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ طریق کار بھی یہی ہے یہ پوسٹیں اخبارات میں دوبارہ ایڈورٹائز ہوں گی۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب اسپیکر۔ اس کی تسلی ہم آئندہ سیشن میں چاہتے ہیں۔

وزیر اطلاعات و نشریات جناب اسپیکر بالکل تسلی دیں گے کیونکہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ ہے شاید ہم سفارشوں سے بچ سکیں گے کیونکہ اتنی سفارشیں تھیں کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو کیس بھجوایا کہ آپ ہی فیصلہ کریں۔

جناب اسپیکر چونکہ تحریک استحقاق کا محرک نہیں ہے اس لیے یہ پیش نہیں ہو سکی ہے۔

تحریک التوا

جناب اسپیکر عبدالحمید خان اچکزئی اپنی تحریک التوا پیش کریں۔

عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر آپ کی اجازت ہے میں اسمبلی قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر حال ہی میں

وقوع پذیر ذیل فوری اہمیت عامہ کا عاجل واقعہ پر بحث کی جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ مورخہ ۷ مئی ۱۹۹۲ء کو ہیلیو اسکول چمن میں وارڈ نمبر ۷۔۸۔۱۸ اور وارڈ ۱۹ چمن میں زنانہ پولنگ ہو رہی تھی تقریباً "۴ بج کر پانچ منٹ پر میجر تجمل حسین بنگش آئی ایس آئی اور سلیمان حیدر ڈی ایس پی چمن بمعہ اپنا عملہ مذکورہ پولنگ اسٹیشن پہنچ کر پولنگ اسٹیشن میں موجود مرد اور عورتوں پر بلاجواز آنسو گیس پھینکی اور عورتوں میں بھگدڑ مچ جانے، چیخ وپکار اور خوف و ہراس کے نتیجہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مذکورہ عملہ نے نہ صرف الیکشن بکسوں کی سیل توڑ کر گنتی شروع کی بلکہ مذکورہ وارڈوں کے بالترتیب امیدوار فدا محمد، رحمت اللہ پہلوان۔ صلاح الدین اور سعد اللہ کی فتح کو شکست میں تبدیل کرنے کے بعد پانچ بج کر ۳۰ منٹ پر ایجنٹوں کو اندر بلا کر پولیس کی موجودگی میں کھلے بکس اور سادہ کاغذ پر یار کردہ نتیجہ ان کے سامنے رکھ کر دھاندلیوں کی سوچے سمجھے منصوبہ کا آخری مرحلہ بھی مکمل کیا۔ جس کے ثبوت میں یہ امر مزید تقویت دیتا ہے کہ متعلقہ امیدواروں نے ان دھاندلیوں کے خلاف تحریری شکایت بمعہ ثبوت ریٹرننگ آفیسر سیشن کو بتوسط اسسٹنٹ کمشنر چمن داخل کرنے کی کوشش کی مگر چونکہ یہ معاملہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے یہ سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت عمل میں لایا گیا تھا۔ لہٰذا ان امیدواروں کے شنوائی تو درکنار ان کی تحریری شکایت کو وصول کرنے سے بھی انکار کیا۔ جس کے نتیجے کے طور پر عوام میں غیض وغضب کا پیدا ہونا فطری عمل ہے۔

جناب اسپیکر تحریک التوا جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں اسمبلی قوائد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر حال ہی میں وقوع پذیر ذیل فوری اہمیت عامہ کا عاجل واقعہ پر بحث کی جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ مورخہ ۷ مئی ۱۹۹۲ء کو ہیلیو اسکول چمن میں وارڈ نمبر ۷۔۸۔۱۸ اور وارڈ ۱۹ چمن میں زنانہ پولنگ ہو رہی تھی تقریباً "۴ بج کر پانچ منٹ پر میجر تجمل حسین بنگش آئی ایس آئی اور سلیمان حیدر ڈی ایس پی چمن بمعہ اپنا عملہ مذکورہ پولنگ اسٹیشن پہنچ کر پولنگ اسٹیشن میں موجود مرد اور عورتوں پر بلاجواز آنسو گیس پھینکی اور عورتوں میں بھگدڑ مچ جانے، چیخ وپکار اور خوف و ہراس کے نتیجہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مذکورہ عملہ نے نہ صرف الیکشن بکسوں کی سیل توڑ کر گنتی شروع کی بلکہ مذکورہ وارڈوں کے بالترتیب امیدوار فدا محمد، رحمت اللہ پہلوان۔ صلاح الدین اور سعد اللہ کی فتح کو شکست میں تبدیل کرنے کے بعد پانچ بج کر ۳۰ منٹ پر ایجنٹوں کو اندر بلا کر پولیس کی موجودگی میں کھلے بکس اور سادہ کاغذ پر تیار کردہ نتیجہ ان کے سامنے رکھ کر دھاندلیوں کی سوچے سمجھے منصوبہ کا

آخری مرحلہ بھی مکمل کیا۔ جس کے ثبوت میں یہ امر مزید تقویت دیتا ہے کہ متعلقہ امیدواروں نے ان دھاندلیوں کے خلاف و تحریری شکایت بمعہ ثبوت ریٹرنگ آفیسر سیشن کو بتوسطہ اسسٹنٹ کمشنر چمن داخل کرنے کی کوشش کی مگر چونکہ یہ معاملہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے یہ سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت عمل میں لایا گیا تھا۔ لہٰذا ان امیدواروں کے شنوائی تو درکنار ان کی تحریری شکایت کو وصول کرنے سے بھی انکار کیا۔ جس کے نتیجے کے طور پر عوام میں غیض و غضب کا پیدا ہونا فطری عمل ہے۔

جناب اسپیکر آپ کو وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی تقریر میں اس کی کل یقین دہانی کرائی ہے اور اس سلسلے میں جو حقائق تھے وہ بھی آپ نے پیش کردیئے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کی یقین دہانی کرادی ہے کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات ہوگی۔ ویسے اس مقصد کے لیے کورٹس ہیں۔ ان سے مقصد پورا ہوتا ہے اور اگر آپ بحث کریں گے تو اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوگا۔ کیا آپ اس پر زور دے رہے ہیں؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر میں اس کے لیے اتنا عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے جس سے ہماری جمہوری قدروں کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے اور اس کا اثر جمہوری قدروں پر پڑا ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب کی یقین دہانی کو بالکل تسلیم کرتا ہوں کہ ادارے ہمارے سارے معاملات میں دخل اندازی کرتے رہے اور کل وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا وفاقی حکومت ہمارے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرتی ہے مگر میں یہ کہوں گا کہ ہر حکومت میں More Loyal To The King ہوتے ہیں اور اس کی اس صوبے میں بھی کمی نہیں ہے گورنر سے لے کر نیچے تک بہت ساری باتیں ہیں اور اس سوسائٹی میں موجود ہیں ان کی ساری کوشش ہوتی ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون) جناب اسپیکر! معزز ممبر نے گورنر کا نام لیا ہے اس کو حذف کیا جائے انہیں تنقید کا نشانہ نہیں بنایا جاسکتا ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب والا! میرا تنقید والا مقصد نہیں ہے کہیں آپ بھی اس بحث میں شامل نہ ہوجائیں میرا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ یہ کوشش کرتے ہیں اپنا خوشامدی انداز اختیار کرتے ہیں۔ کسی سے متعلق بعض اوقات ان کے منہ سے غیر ضروری باتیں نکل جاتی ہیں زیادہ اہم ہوتی ہیں۔ اب آپ نے گورنر صاحب کا قصہ چھیڑ دیا ہے اور اگر اب میں یہ بات کروں کہ گورنر صاحب نے کیا کیا تو پھر آپ اس کی تصدیق کریں گے کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں گورنر صاحب کو بحث میں لانا نہیں چاہتا ہوں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ (مداخلت)

میرباز محمد خان کھیتران جناب والا! اگر صدر کوئی اچھا کام نہیں کرتا ہے تو اس سے متعلق قومی اسمبلی میں بات ہوتی ہے تو گورنر صاحب کے متعلق بھی بات ہو سکتی ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب والا گورنر صاحب سے میرا مقصد بحث کرنے کا نہیں تھا سوال صرف یہ تھا میں نے مثال کے طور پر عرض کیا تھا کہ More Loyal To The King. بہت سے لوگ ہر محکمے میں موجود ہوتے ہیں ہر جگہ پر ہیں مگر یہ جمہوری اقدار اور والیوز (Values) کی نفی ہوتی ہے۔ اس قسم کی باتوں سے وزیر اعلیٰ کا جو بیان تھا کہ مرکزی حکومت مداخلت نہیں کر رہی ہے اس سے ان جذبات کی نفی ہوتی ہے میری ہاؤس سے یہ گزارش ہے کہ وہ سنجیدگی سے کسی جوائنٹ کمیشن کے طریقہ سے اس کی تحقیقات کرائیں گے۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ فوج کا آدمی ہے ہم اس کے خلاف انکوائری نہیں کر سکتے۔ اس کے لیے جوائنٹ کمیشن یا جائنٹ کمیٹی مقرر کریں۔ یہ نہ ہو کہ آپ فوج والوں کو کہیں کہ وہ انکوائری کریں گے اور آپ کو اطلاع دیں گے ایسی انکوائری ہمیں قطعاً" قبول نہیں ہوگی اگر انکوائری ہوگی تو ہماری حکومت کرے گی وہ دیکھے کہ واقعی اس شخص نے یہ عمل کیا ہے اور اس سے ہماری جمہوری اقدار کو نقصان پہنچا ہے اور اس کے لیے یہ مثال بن جائے گی اور جیسا کہ ہماری حکومت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ کمزور حکومت ہے اور اگر اس حکومت میں بیوروکریسی کو بالادستی حاصل ہے تو یہ بات صحیح ہے اور پھر بیوروکریسی کی بالادستی کو روکنے کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ اس کے لیے آپ کوئی جوائنٹ کمیشن یا کمیٹی مقرر کریں اور وزیر اعلیٰ صاحب اس کی یقین دہانی کرائیں کہ اس میں انکوائری ہوگی اور اس کمیٹی میں ہماری پارٹی کے آدمی بھی شامل ہوں گے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ اس کی صحیح انکوائری کرائیں۔

جناب اسپیکر! کیا اب آپ اپنی تحریک التوا کو واپس لے رہے ہیں، کیا اب آپ اپنی تحریک التوا کو ودھ ڈرا (Withdraw) کر رہے ہیں یا اس پر آپ زور دے رہے ہیں یہ تو کہہ دیا گیا ہے۔

The inquary will behind in this matter.

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون) معزز رکن نے اپنا نکتہ نظر پیش کر دیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس پر زور نہیں دیں گے حکومت بلوچستان اپنی حدود کے اندر رہتے ہوئے اس معاملے میں تحقیقات کرے گی جیسا کہ تحریک التوا کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ کس ہمارے افسر نے شکایت نہیں سنی تو حکومت اس کے

خلاف اقدام اٹھاسکتی ہے اپنے ذرائع سے ضرور معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب والا! ہم نے یہ کوشش کرنے والی باتیں بہت سنی ہیں ہمیں یقین دہانی چاہیے جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ اس میں انکوائری ہوگی کیا آپ یقین دہانی کراسکتے ہیں کہ ہماری حکومت اور وفاقی حکومت اس کے لیے جائنٹ کمیشن یا کمیٹی مقرر کرے گی۔ یہاں یہ کمیٹیاں اور کمیشن اور وعدے تو آپ نے بہت کیے ہیں مگر عمل نہیں ہوا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون) اپنے ذرائع استعمال کرتے ہوئے صوبائی حکومت اپنے طور پر تحقیقات کرے گی۔

جناب اسپیکر معزز رکن تحریک التوا کو پریس نہیں کررہے ہیں لہٰذا اس کو ڈسپوز آف (Dispose Off) کیا جاتا ہے۔

میرباز محمد خان کھیتران جناب اسپیکر! میں ایک اہم پوائنٹ کی وضاحت آپ کے ذریعہ سے جناب چیف منسٹر صاحب سے چاہتا ہوں ہمارے بلوچستان میں ہمارے چیف سیکریٹری صاحب جو کہ انتہائی شریف آدمی ہیں میں ان کے بارے میں تو کوئی بات نہیں کرنا چاہتا مگر دو چار روز ہوتے ہیں ہمارے صوبہ کے آفیسر ۲۲ گریڈ میں فتح خان خجک آئے ہیں وہ ممبر بورڈ آف ریونیو بن کر آئے ہیں اور ہمارے ہاں چیف سکریٹری ۲۱ گریڈ کے ہیں میں اس کے لیے وزیر اعلیٰ صاحب سے پوچھوں گا کہ وہ یہ ایڈجسٹمنٹ کیسے ہوگی؟

جناب اسپیکر جب آپ اس کے لیے پراپر (Proper) طریقے سے پراپر سوال لائیں گے تو اس کا جواب دیں گے۔

میرباز محمد خان کھتران جناب والا! یہ ایڈجسٹمنٹ کیسے ہوگی اور پھر اس صوبے کا یہ سیٹ اپ (Sutup) کیسے چلے گا؟

جناب اسپیکر آپ نے اپنا پوائنٹ آف کلیرفکیشن پیش کردیا ہے۔

جناب اسپیکر وزیر خزانہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے پیش کریں۔ اخراجات کے مصدقہ گوشواروں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت سال ۹۲-۱۹۹۱ء و ۹۳-۱۹۹۲ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں بابت سال ۹۱-۱۹۹۰ء ایوان کی میز پر رکھی گئیں اور ان تمام پر بحث اسمبلی کے اگلے اجلاس میں بحث ہوگی۔

جناب اسپیکر میں معزز وزیر اعلیٰ معزز وزرا قائد حزب اختلاف اور حزب اختلاف کے تمام اراکین کا انتہائی مشکور ہوں کہ اس بجٹ سیشن کو انتہائی پر وقار طریقے سے چلایا گیا اور میں آپ حضرات کا مشکور ہوں کہ آپ نے اسمبلی کی کارروائی کو اچھے طریقے سے چلایا ہے میں صحافی حضرات اور پریس کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس اجلاس میں انتہائی مثبت کردار ادا کیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس باوقار ادارے کو باوقار بنانے کے لیے انتہائی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ ہم اسمبلی کا اجلاس جولائی کے آخری ہفتے میں بلائیں گے اور اس اجلاس میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں زیر بحث لائیں گے اور اس کی روشنی میں جو اصلاحات پیش کریں گے جو صوبائی حکومت سے متعلق ہوں گی وہ صوبائی حکومت کو اور باقی وفاقی حکومت کو سفارشات پیش کی جائیں گی۔ بہت شکریہ۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب والا میں آپ کی وساطت سے ایک وضاحت پیش کرنا چاہتا ہوں اور ماڑہ بلوچستان میں ایک بہت بڑا نیول بیس بنوایا جارہا ہے۔ جب یہ نیول بیس بننے کے بعد بھرتیاں ہوں گی اور اس کے لیے جو برسر روزگار ہوں گے وہ دوسرے صوبوں سے آئیں گے میں آپ کے توسط سے معزز ایوان سے آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ جب اورماڑہ کے مقام پر نیول بیس پر قائم ہوجائے گی اور وہاں پر جو ملازمین ہوں گے وہ بلوچستان سے لیے جائیں اور وفاقی حکومت سے اس کے لیے کہا جائے کہ وہ یہاں کے مقامی افراد کو ترجیح دے اور کم از کم ساٹھ فی صد ملازمین بلوچستان سے بھرتی کیے جائیں۔

جناب اسپیکر اب سیکریٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنائیں۔

"ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Sardar Gul Muhammad Khan Jogezai, Governor Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Wednesday the 3rd June 1992, after the session is over.

sd/-

(SARDAR GUL MUHAMMAD KHAN JOGEZAI)

GOVERNOR BALOCHISTAN"

جناب اسپیکر اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس گیارہ بج کر پندرہ منٹ ۱۵۔۱۱ منٹ پر غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی ہو گیا)